چاند دیکھنے کے بارے میں رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ کی گزارش

اسلام میں عبادت کی صحت اور تکمیل کیلئے بہت اہتمام کیا گیا ہے۔ کیونکہ عبادات امر تعبدی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالی کی بندگی اور عبادات میں کسی طرح کی تشکیک روا نہیں۔ رمضان المبارک کی عبادتیں بھی اسی طرح ہیں کہ وہ یقینی ہوں۔ ظنی اور تخمینی نہ ہوں۔ اور رمضان کا ثبوت بھی شریعت نے چاند کے ثبوت پر رکھا ہے۔ اس لیے اس کا شدید اہتمام کیا گیا ہے۔ چنانچہ پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ شعبان، رمضان، شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ۔ کیونکہ یہ پانچوں مہینے خاص عبادات کے ساتھ مختص ہیں۔ اس لیے چاند کے دیکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ مگر اب اس وقت انسان اور مسلمان خاص طور سے اس سے غفلت برتتے ہیں۔ اور اس مسئلے میں طرح طرح کا الجھاؤ پیدا کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر قرآن وسنت کو معمول بنا کر اس مسئلے کو حل کیا جائے تو کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ قرآن و حدیث میں چاند دیکھنے کو اصل قرار دیا گیا ہے۔ پھر اس کے ثبوت کے ذرائع فقہائے کرام نے بیان فرمائے۔ اپنے اپنے شہروں میں چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ اور اگر نظر نہ آئے تو فقہانے جن ذرائع کو بتایا ہے ان کو ان کی قیود وشرائط کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ شریعت مطہرہ میں چاند کے ثبوت کے سات طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ فتاوی رضویہ شریف میں مذکور ہے۔ کہ جب کہیں چاند نظر نہ آئے اور دوسری جگہ سے یہ بات پتہ چل جائے کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے تو اس کو شرعی طور پر کیسے حاصل کیا جائے یہ کل سات طریقے ہیں۔

۱) خود شہادت یعنی چاند دیکھنے والا گواہی دے۔

۲)شہادۃ علی الشہادۃ یعنی کسی گواہ کی گواہی جو گزرے اس پر یہ گواہی سننے والے دوسری جگہ اس گواہی کی گواہی دیں۔

۳)شہادۃ علی القضا یعنی قاضی جس کے پاس گواہیاں گزریں اور دو شاہدان عادل اس گواہی کو جو قاضی کے پاس گزری تھی دوسری جگہ کے حاکم یا قاضی کے پاس بیان کریں اور گواہی دیں۔

۴)کتاب قاضی الی القاضی یعنی ایک قاضی موصول شہادتوں کو دو عادل اشخاص کے ذریعہ دوسرے قاضی کو بھیج کر اطلاع دے۔

۵)استفاضہ یعنی کسی جگہ جہاں قاضی یا حاکم ہو جس کے حکم سے احکام شرع صادر ہوتے ہوں اس کے اعلان کو سن کر متعدد جماعتیں آئیں اور خبر دیں کہ ان کی اس خبر سے ظن غالب جو یقین کو لاحق ہو تو اس سے بھی ثبوت رویت ہو جائیگا۔

۶)اکمال عدت یعنی تیس دن مکمل کر کے اگلا مہینہ شروع کرنا۔

۷)توپیں داغ کر اعلان کرنا جس سے پتہ چل جائے کہ نیا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ دراصل ان چھ کے ثبوت کے بعد اعلان رویت ہے۔

آج کل گلوبل مون سائٹنگ پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور علماء پر تنقید شروع کر دی جاتی ہے کہ علماء عصر حاضر کی سائنسی تحقیقات کو تسلیم نہیں کرتے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ مسئلہ وہاں الجھتا ہے جب شرعی ترجیحات کو نظر انداز کر کے یا اس کو ثانوی درجہ دے کر خاص کر سائنسی تحقیقات ہی کو اصل بنا لیا جاتا ہے اور شریعت کو ثانوی درجہ دیا جاتا ہے وہاں علماء اس کو قبول نہیں کرتے۔ گلوبل مون سائٹنگ یا سائنسی تحقیقات کوئی نئی چیزیں نہیں ہیں بلکہ یہ ہمارے اسلاف نے بہت پہلے سے اسکی نشاندہی کر دی تھی۔ گلوبل مون سائٹنگ تو احناف کا مسلک ہی ہے مگر گلوبل مون سائٹنگ کا نعرہ لگانے والے "طریق موجب" کو ذکر نہیں کرتے کہ اگر ممالک بعیدہ میں چاند نظر آئے تو مذکورہ چھ طریقوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ حاصل شدہ طریقہ سے ہی ثبوت ہوگا۔ نہ کہ محض اڑی اڑائی خبروں سے اور میرا تجربہ یہ ہے کہ اس بحث کو لے کر لوگ غلط فیصلے کر دیتے ہیں۔ طریق موجب کے بغیر گلوبل مون سائٹنگ کو قبول کرنا یہ خلاف شرع ہے اور رہ گئی بات سائنسی تحقیق کی تو ہم اس کو بطور معاونت و مدد استعمال کریں کہ دیکھیں سائنس کی روشنی میں کہاں چاند نظر آنے کا کتنا امکان ہے اسی کے اعتبار سے رویت کو قبول کیا جائے۔ مگر صرف یہ کہہ کر کہ چاند کے امکانات ہیں پھر بھی اگر

کسی وجہ سے چاند نظر نہیں آیا یا نہ دیکھا جا سکا تو صرف امکان رویت کی بنا پر مہینے کی شروعات کا اعلان نہیں کیا جائیگا۔

جب تک آنکھ سے دیکھ کر یا دیکھنے والے کی گواہی وغیرہ جو مذکور ہو اس کا تحقق نہ ہو جائے تو محض امکان پر اعتبار کرتے ہوئے اعلان نہیں کیا جائیگا۔ اور جو لوگ اس پر عمل کریں گے وہ غلطی پر ہوں گے۔ کیونکہ مدار کار "رویت" ہے دیکھا یہی جاتا ہے کہ یہ شوشہ چھوڑ کر اور گلوبل مون سائٹنگ کا سہارا لے کر طریق موجب کو نظر انداز کر کے اعلان کیا جاتا ہے یہ محض غلط ہے۔ ایک اور بات کہ بعض لوگ بات بات میں سعودیہ کا حوالہ دیتے ہیں ان کی سادگی پر کیا کہا جائے سعودیہ کا حال اظہر من الشمّس ہے۔ وہاں رویت کا نام تو لیا جاتا ہے مگر اعلان اس کے خلاف کیا جاتا ہے۔ برسوں سے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ امکان رویت بھی نہیں ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے۔ چند سال قبل الجزیرہ ٹیلی ویژن اسٹیشن نے اس کا اعلان بھی کیا کہ سعودیہ میں غلط اعلان ہوا تو حکومت سب کا فدیہ ادا کرے گی۔ اگر معاملہ افراد کی رویت کا ہوتا تو بطریق موجب اس کو قبول کیا جا سکتا تھا مگر حکومت کے دباو کی بنیاد پر وہاں کوئی بھی اپنی مرضی کا اختیار نہیں رکھتا۔ حتی کہ رصد گاہ والے بھی بے بس ہوتے ہیں۔ چند سال قبل ایک ماہر فلکیات نے حکومتی اعلان کی مخالفت کی تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا یہ سب واضح ہے۔ لہذا اسکو معیار نہیں بنایا جا سکتا۔

آخری بات عرض کروں کہ مشرق میں چاند نظر آنے کے امکانات مغرب کی بہ نسبت کم ہوتے ہیں کیونکہ چاند اپنے محاق سے جب آگے بڑھتا ہے تو مغرب میں جلد نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ میں پہلے نظر آئے گا۔ رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ انتہائی تحقیق اور شریعت کے تمام تقاضوں کو پورا کر کے اعلان کرتی ہے کیونکہ یہ عبادات کا مسئلہ ہے۔ اس لئے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنے یہاں چاند دیکھنے کا اہتمام کریں اور نظر آنے پر اطلاع دیں۔

مفتی محمد قمر الحسن قادری
چیئرمین رویت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ